مولانا محمد عبید اللہ عفیف

الاستفتاء

محترم مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل مسئلہ ہمیں کتاب وسنت کی روشنی سے بتا کر مشکور فرمادیں:

(۱)

زید کی دو بیویاں ہیں، ان دونوں میں سے ایک کی لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ لڑکی نے اپنی ماں کا دودھ پیا ہے اور بکر زید کا رشتہ دار ہے اور بکر نے زید کی دوسری بیوی کا دودھ پیا ہے۔ کیا بکر کو زید کی لڑکی نکاح میں آسکتی ہے؟ مہربانی کر کے ضرور بتائیں اور مفصل لکھیں۔ نوازش ہوگی۔ والسلام (حافظ مجیب الرحمٰن متعلم مدرسہ دار الحدیث محمدیہ عبداللہ والا معرفت ڈاکٹر حشم رضا نیا بازار لودھراں ملتان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالموفق ۔ صورت سوال کے مطابق بکر زید کا رضاعی بیٹا بن چکا ہے کیونکہ بکر نے زید کی دوسری بیوی کا دودھ پیا ہے اور دودھ کی ساخت میں میاں بیوی کا برابر کا حصہ ہے لہٰذا بکر اور زید کی دوسری بیوی کی بیٹی آپس میں رضاعی بہن بھائی ہیں اور جس طرح حقیقی بہن بھائیوں کی آپس میں نکاح حرام ہے اسی طرح رضاعی بہن بھائیوں کا بھی آپس میں نکاح حرام ہوتا ہے۔ چنانچہ ترمذی شریف میں ہے:

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب ۔ (تحفۃ الاحوذی ص۱۹۷ ج۲)

حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دودھ کے بھی وہ رشتے حرام کر دیے ہیں جو ولادت کے رشتے حرام کیے ہیں۔

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرّم

مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ ۔ ھذا حدیث حسن صحیح وحدیث علی حدیث صحیح والعمل علی ھذا عند عامۃ اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم لانھم لا نعلم بینھم فی ذالک اختلافا۔ (تحفۃ الاحوذی ص ۱۹۸ ج ۲)۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے بھی وہ رشتے حرام کر دیے ہیں جو ولادت کے رشتے حرام کیے ہیں، صحابہ کرام اور تابعین میں اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں۔"

عن عائشۃ قالت جاء عمی من الرضاعۃ یستاذن علی فابیت ان اذن لہ حتی استامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیلج علیک فانہ عمک قالت انما ارضعتنی المرأۃ ولم یرضعنی الرجل۔ قال فانہ عمک فلیلج علیک ھذا حدیث حسن صحیح۔ (تحفۃ الاحوذی، ص۱۹۸ ج ۲)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا افلح نے میرے گھر آنے کی اجازت مانگی، میں نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلعم سے مشورہ نہ کر لوں اس وقت تک اجازت نہیں دے سکتی تو آپ نے فرمایا کہ ہاں وہ آسکتا ہے میں نے عرض کیا کہ دودھ تو مجھے عورت نے پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا، تو آپ نے فرمایا وہ تیرا رضاعی چچا ہے اُسے آنا چاہیے۔

عن ابن عباس انہ سئل عن رجل لہ جاریتین ارضعت احدھما جاریۃ والاخری غلاما ایحل للغلام ان یتزوج الجاریۃ فقال لا اللقاح واحد۔ وھذا تفسیر ابن الفحل وھذا الاصل فی ھذا الباب وھو قول احمد واسحٰق۔

(تحفۃ الاحوذی ص۱۹۸ ج۲)

حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی کی دو لونڈیاں ہیں، ایک نے ایک بچی کو دودھ پلایا ہے اور دوسری نے دوسرے بچے کو دودھ پلایا ہے

کیا اس بچی اور بچے کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ "نہیں" کیونکہ سانڈ ایک ہے۔
بہرحال ان صحیح احادیث کے مطابق بکر کا اور زید کی دوسری بیوی سے پیدا ہونے والی لڑکی کا آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ دونوں آپس میں رضاعی بھائی بہن ہیں۔ واللہ اعلم ونسبتہ العلم الی اللہ اسلم

محمد عبید اللہ بقلم خود

(۲)

سوال نمبر (۱) داڑھی کی شرعی پوزیشن کیا ہے؟
سوال نمبر (۲) داڑھی کی مقدار طول کیا ہے؟
سوال نمبر (۳) کیا داڑھی جزوِ ایمان ہے
سوال نمبر (۴) کیا داڑھی جزوِ امامت نماز ہے؟ اگر ہے تو اس کی حد کے متعلق مدلل اور مسکت جواب دیں۔ بہتر ہے ان سوالوں کے جواب ترجمان الحدیث میں شائع کریں؟

(حکیم محمد ظفر چغتائی، کوئٹہ روڈ۔ ڈیرہ غازیخان)

ھوالموفق ۔ ان الحکم الا للہ! واضح ہو کہ داڑھی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی سنت متواترہ ہے جیسا کہ قرآن وحدیث میں اس کی تصریح موجود ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضرت ہارون علیہ وعلی نبینا السلام کے بارے میں حضرت موسیٰ کو کہا تھا:

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۔ (سورۃ طٰہٰ آیت ۹۴)
کہ میرے ماں جائے بھائی نہ پکڑ تو میری داڑھی کو اور نہ میرے سر کے بالوں کو"

عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عشرۃ من الفطرۃ قص الشارب وقص الاظفر وغسل البراجم واعفاء اللحیۃ والسواک ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء قال مصعب بن شیبۃ ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ ۔

(نسائی مع تعلیقات السلفیۃ ج ۲ ص ۲۶۱)

یعنی حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس چیزیں سنن انبیاء علیہم السلام سے ہیں۔ ۱۔ مونچھیں کاٹنا، ۲۔ ناخن اتارنا۔ ۳۔ انگلیوں کی گرہوں کو